فریدہ اختر،
پی ایچ۔ڈی۔اسکالر،شعبۂ فارسی،
کشمیر یونیورسٹی،سرینگر۔

تصوّف اور انسانی زندگی پر اس کے اثرات

انسانی زندگی کا وجود دو چیزوں کا مرکب یعنی روح اور جسم ہے اگر یہ دونوں انسان میں متحد نہ رہے تو انسان انسان نہیں مردہ کہلاتا ہے۔جس طرح جسم اپنی غذا نفس کی راہ سے اور ہر قسم کی لذیز اور مقوی غذایں حاصل کرتے ہیں اسی طرح روح بھی عشق الہٰی اور انوار حق کا ذکر کرنے سے روح کو سکون عطا کرتی ہے۔

عشق را با کافر و مومن نباشد احتیاج
این سخن در کعبہ وبت خانہ می باید نوشت

تصوّف نے انسانی زندگی اور تہذیب وتمدّن کی تاریخ میں اہم اور خاص اہمیت بخشی ہے۔اس سے وہ کام لئے گئے ہیں جو تاریخ کے صفات کی مستقل زینت حاصل چکے ہیں۔سلوک کی تمام راہیں اسی کے ذریعے سے طے کرنی چاہیں۔جس طرح حضورﷺ کی رہنمائی میں صحابہ کرام نے انھیں طے کیا تھا۔تصوّف نے انسان کے صحیح خدوخال کو نمایاں کرنے میں کافی مدد دی۔جس کے واضع اثرات عالم اسلام پر چھائے ہوئے نظر آتے ہیں۔اس نے انسانی سماج میں موجودہ تمام دیواریں توڑ

Scanned with CamScanner

دئے۔حضرت شیخ علی ہجویریؒ کی مشہور تصنیف 'کشف المحجوبِ' میں یہ جملہ موجود ہے۔ 'مردمان اندر تحقیق این اسم بیسیار سخن گفتہ اندو کتب ساختہ' تصوف کے معنی ومطالب کے سلسلے میں کافی بحث ہوئی ہے۔اور اسے معنی و مفہوم کے مختلف لباس پہنائے گئے ہیں۔تصوّف لفظ لغوی حیثیت کے بارے میں جتنے بھی مادے کتب تصوّف میں درج کئے جا چکے ہیں ان کو خلیق احمد نظامی نے ترتیب کے ساتھ پیش کیا ہے۔

ا۔صفا:۔ بمعنی صفایی وپاکیزگی قلب

۲۔اہل صفہ:۔رسول اکرمؐ کے عہد مبارک میں کچھ بزرگ جو عبادت میں مشغول رہتے ہیں۔

۳۔ صوفہ: ایک قدیم قبیلہ جو کعبہ کا خادم تھا۔

۴۔صفوت الصفا: گدی پر جو بال ہوتے ہیں۔

٦. یثوصوفیا: یونانی لفظ جس کے معنی حکمت الٰہی کے ہیں۔

۷.صوفانہ۔ایک قسم کا پودا

۸.صوف۔پشمینہ یا اون

اسلامی تصوّف کا منبع بلا شبہ قرآن حکیم اور حدیث رسولؐ ہے.تصوّف اور سلوک ہی دین اسلام کی اصل روح ہے.عملی طور پر وہ طریقۂ حیات ہے جس کا مقصود ذات خداوندی کے بلاواسطہ رابطہ پیدا کرنا ہے.اس رابطے کے حصول کے لیے ہر شخص کو چند روحانی تجربات میں سے گزرنا پڑتا ہے جنہیں واردات قلب کہتے ہیں۔ تصوّف کا آغاز تو حضور اکرمؐ کی مقدس تحریک کے ساتھ ہی ہو گیا تھا اور اسکا سرچشمہ آنحضورؐ کی ذاتِ مبارک ہے۔آپؐ ہی سے یہ علم حضرت ابو بکر صدیقؓ اور حضرت

Scanned with CamScanner

علی ؓ کو ملا۔ آغاز اسلام میں نہ صرف علم تصوّف بلکہ علم دینیہ، علم الحدیث، تفسیر، فقہ وغیرہ سب کے سب عمل میں آئے۔ خلافت راشدہ کے بعد عالم اسلام میں جونہی ملوکیت داخل ہوئی۔ تو دین کی روح مجروح ہونی شروع ہوئی اس کے نتیجے میں پہلی صدی ہجری کے نصف آخر میں صوفیائے کرام کا پہلا طبقہ وجود میں آیا۔ اس دور کے معروف صوفیا سیدّ حسن بصریؒ ہیں اور اس روحانی نرم حسن کے نمایاں چراغوں میں سے فیصل بن عیاض اور حضرت ابراہیم بن ادہمؒ خاص طور پر ذکر ہیں۔ دوسرے طبقے میں حضرت بایذ بسطامی، حضرت سری سقطی، معروف کرخی، شیخ فریدالدین عطار، حضرت ذوالنون مصری جنید بغدادی مشہور ہیں۔ فقہ کی تدّوین میں صوفیائے کرام کا تیسرا طبقہ وجود میں آیا۔ اس طبقہ میں تصوّف تصنیف و تالیف کا آغاز کیا۔ اسی طرح دسویں صدی میں تصوّف نے باقاعدہ تحریک کی شکل اختیار کر لی اور گیارہویں صدی عیسوی میں آفتاب تصوّف عروج پر تھا۔ مخلوقات الٰہی میں انبیائے علیم السلام کے بعد اولیائے کرام کا سب سے افضل و اعلیٰ ہے کیونکہ یہ حضرات خدا تعالی کے سچے عاشق بھی اور محبوب بھی۔

تصوّف و عرفان کا تعلق صفای باتن یا تصفیہ اخلاق و اصلاح و تعمیر ظہری ہے تصوّف اس علم کا نام ہے جس میں خدائے بزرگ و برتر کی ذات وصفات کی نسبت ہوتی ہے اور وہ اعمال و اشغال مقصود ہوتے ہیں جن سے تزکیہ و تصفیہ باطن ہو یا یوں کہیے کچھ تصوّف قرآن و حدیث کی روشی میں ایک ایسی شاہراہ ہے جو افراط و تفریط سے بالاتر ہے جس پر چل کر انسان خدا تک پہنچ جاتا ہے کیونکہ اس کا اصل غرض و غایت معرفت الٰہی ہے پیغمبر اسلام کا ارشاد ہے۔ احسان یہ ہے کہ تم اللہ کی عبادت اس طرح

Scanned with CamScan

کرو گویا تم اسے دیکھ رہے ہو اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو یقین کرو کہ اللہ تم کو دیکھ رہا ہے اس سے فکر و عمل میں اخلاص و الٰہیت پیدا ہوتی ہے۔ اسلام تصوّف، حسن اخلاق، اعلیٰ کردار اور مذہبی تعصّبات سے بے نیازی، علم باطن سے سرشاری اور علم ظاہر میں کامل و باعمل ہونے کا درس دیتا ہے۔ یہ ہر طرح کا تعصب کے خلاف اور ہر ایک سے محبت کا پیغام دیتا ہے۔

انسانی زندگی کا مقصد تلاش حق ہے اور حق روشنی اور تاریکی کے ستر ہزار پردوں میں چھپا ہوا ہے۔ اس لیے حق کے متلاشی کے لئے ضروری ہے کہ منزلِ مقصود تک پہنچنے کے لیے نہایت ریاضت اور محنت سے کام لے۔ حق تک رسائی حاصل کرنے کے لیے صوفیائے کرام سات منزلوں کے نام بتاتے ہیں۔ ان کے نام یہ ہیں: عبودیت، عشق، ایزاء، معرفت، وجد، حقیقت اور وصل۔ اس روحانی سفر میں طالب حق سے اصطلاح میں سالک کیا جاتا ہے اور یہ سات منازل طے کرتے ہیں۔ بعض صوفیائے کرام نے چار منازل گنوائی ہیں۔ شریعت، معرفت ، حقیقت

شریعت تصوّف کا نام ہے۔ مجموعۂ شریعت طریقت ،حقیقت اور معرفت کا شریعت کے معنی طریقے اور راستے ہیں۔ جب خدا کا حکم مان لیا اور اسکی بندگی قبول کر لی اور یہ تسلیم کر لیا کہ رسولؐ اس کی طرف سے حاکم مجاز ہے تو دین میں داخل ہو گئے۔ اسکے بعد جس طریقے سے خدا کی بندگی کرنی ہے اور اسکی فرمان برداری میں جس راستہ پر چلنا ہے اسکا نام شریعت ہے۔ اسکے بعد سالک دوسرے مرحلے یعنی طریقت میں داخل ہوتا ہے اور جس مقام و منزل کی طرف یہ راستہ رہنمائی کرتا ہے وہ حقیقت کہلاتا ہے اور حقیقت کی روشنی میں جو علم سالک راہ طریقت کو حاصل ہوتا ہے

Scanned with CamScanner

اسے معرفت کہتے ہیں اس سے ظاہر ہے کہ تصوّف اور شریعت میں کوئی مغایرت نہیں ہے بلکہ شریعت پر عمل کرنے کا نام ہی طریقت یا تصوّف ہے۔ مولانا رومیؒ نے شریعت کے اسرار کے ساتھ ساتھ طریقت اور حقیقت کے مسایل بھی بیان کئے ہیں۔

شریعت، طریقت اور حقیقت کا فرق اس طرح بیان کرتے ہیں شریعت ایک شمع ہے جو ہمیں راستہ دکھاتا ہے جب ہم شمع کے روشنی کی مدد سے راستے پر چل نکلتے ہیں تو یہ راستہ طریقت ہے اور جب ہم اس راستے پر گامزن ہو کر منزلِ مقصود پر پہنچتے ہیں تو یہ منزلِ مقصود حقیقت ہے۔ جب کوئی بندہ اللہ کی ملاقات کا شوق کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس بندے سے زیادہ محبت فرماتا ہے۔ بعض اوقات بندے پر اللہ تعالیٰ کی محبت اتنی غالب آجاتی ہے کہ سر کے بالوں سے لے کر پاؤں کے ناخنوں تک وہ اللہ کی محبت میں لبریز ہو جاتا ہے اس لئے فرمایا کہ بعض بندے ایسے ہوتے ہیں کہ اللہ کی عبادت کرتے کرتے ایک ایسے مقام کو پہنچ جاتے ہیں۔ حدیث قدسی ہے کہ پھر میں ان کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتے ہیں، ان کے کان بن جاتا ہوں جن سے وہ سنتے ہیں، ان کی زبان بن جاتا ہوں جن سے وہ بولتے ہیں۔ سبحان اللہ یہ کتنے اعزاز کا مقام ہے۔ یہ محبت الٰہی انسان کی زندگی کا مقصد ہے، اس لئے عشق نہ ہوتو شرع و دین بتکدہ تصورات۔

Scanned with CamScan

کتابیات:

ا۔مسائل تصوف اور اقبال،ڈاکٹر بشیر احمد نحوی،انتشارات ،روف پولھتین پرنٹرس،چاپ مئی ۲۰۰۷ء

۲۔سالکین کشمیر،پیرزادہ محمد اشرف شاہ سید فاضلی ،انتشارات شیخ محمد عسمان اینڈ سنز گاوکدل سرینگر،چاپ ۲۰۱۵ء

۳۔کشمیر کے ریشی صوفیاء،ڈاکٹر.جی.ایم شاداب،انتشارات جے کے بک شاپ وومنز کالج روڈ سرینگر،چاپ ۲۰۰۷ئز

۴۔تزکرہ علماء و ادباء،ڈاکٹر سیدہ رقیہ،انتشارات پیارا پرینٹنگ پرلیس سرینگر ،چاپ جون ۲۰۱۲ء

۵۔عرفان و تصوف اسلامی در ہند،ڈاکٹر عبدالحمید ضیای ، انتشارات ارای وکمپوزنگ:محمد یاسین،چاپ ۲۰۰۹ جولای تا سمتبر ۲۰۰۸

۶۔تزکرہ اولیاے کشمیر،مصنفہ پیرحسن شاہ کھویامی،انتشارات شیخ محمد عثمان اینڈسنز تاجران کتب گاوکدل سرینگر،چاپ ۲۰۱۶

۷۔خطبات،مولاناسیدابوالاعلی موودی،انتشارات مرکزی مکتبہ اسلامی پبلشرز، چاپ نومبر ۲۰۱۴

۸۔تمنائے دل،حضرت مولانا پیر ذوالفقار احمد نقشبندی،انتشارات اریب پبلشرز۱۵۴۲ پٹودی ہاوس دریا گنج نی دہلی،چاپ ۲۰۰۸۔اسلامی انسایکلو پیڈیا اول،سید قاسم محمود،انتشارات ناشران وتاجران کتب اردوبازار لاہور۔

☆☆☆

Scanned with CamScanner